www.PapaCambridge.com

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER | CANDIDATE NUMBER

7990215846

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2014**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No additional materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your answers in the spaces provided on the question paper.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔
اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
سٹیپلز، گوند، ہائی لائٹرز، ٹپ ایکس، پیپر کلپس کا استعمال منع ہے۔
بارکوڈ پر کچھ نہ لکھیئے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔
زائد شیٹ استعمال کرنے پر اُنہیں پرچے کے ساتھ نتھی کر دیں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (RW/JF) 81805/5
© UCLES 2014

CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

BLANK PAGE

www.PapaCambridge.com

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

PART 1: Language usage

...یئے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اِس طرح کہ ان کے معنی واضح ہوجائیں۔

1 سراونچا کرنا۔

______________________________ [1]

2 ساز باز کرنا۔

______________________________ [1]

3 منہ سے پھول جھڑنا۔

______________________________ [1]

4 بال بال بچنا۔

______________________________ [1]

5 ناک میں دم آنا۔

______________________________ [1]

[Total: 5]

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

Sentence transformation

نیچے دیئے گئے خط کشیدہ الفاظ کو اس طرح بدلیں کہ جملہ کا مفہوم اُلٹ ہوجائے۔

مثال: صحیح غذا بدن میں چُستی پیدا کرتی ہے۔

غلط غذا بدن میں سُستی پیدا کرتی ہے۔

6 درجۂ حرارت گھٹنے کی وجہ سے فریج کے سرد خانے میں موجود اشیاء جمنے لگیں۔

....

.... [1]

7 خزاں میں درخت پتوں کے بغیر نظر آتے ہیں۔

....

.... [1]

8 مشکل سوالات حل کرنے کے لیے دماغ پر کافی زور ڈالنا پڑتا ہے۔

....

.... [1]

9 اناج کی پیداوار میں کمی کے باعث کھانے پینے کی اشیاء مہنگی ہوگئی ہیں۔

....

.... [1]

10 ڈاکٹر کی بے احتیاطی کی وجہ سے آپریشن ناکام رہا۔

....

.... [1]

[Total: 5]

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیئے گئے ہیں۔

سوال نمبر **11** سے **15** تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

انور میاں گھر سے سُوٹ بوُٹ ٹائی اور دھوپ کے چشمے سے **[11]** ہو کر ٹیکسی کے منتظر سڑک کے کنارے کھڑے تھے کہ **[12]** بارش نے آن لیا۔ بال اور کپڑے بدن سے **[13]** کر رہ گئے۔ ایسے میں فراٹے بھرتی ایک کار انور میاں کے قیمتی سوٹ پر **[14]** کے نقش و نگار بناتی ہوئی اُنہیں **[15]** چھوڑ گئی۔

چپک ۔ پہن ۔ سج ۔ موسلا دھار ۔ ہکّا بکّا ۔ لیس ۔ کیچڑ ۔ پریشانی۔
رنگ ۔ ناکارہ ۔ دور ۔ سوکھا ۔ خراب ۔ گیلی ۔ ہلکا۔

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

[Total: 5]

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

PART 2: Summary

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیئے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

بچپن اور کہانیوں کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے سبھی بچوں کو کہانیاں سننے کا شوق ہوتا ہے۔ پچھلے زمانے میں یہ شوق دادی اماں پورا کیا کرتی تھیں۔ رات کو سونے سے پہلے بچے دادی اماں کے گرد جمع ہوجاتے اور کہانی کی فرمائش شروع ہوجاتی۔ اِن کہانیوں میں عام طور پر پریوں، شہزادے اور شہزادیوں کے کردار نمایاں ہوتے تھے۔

یہ کہانیاں سبق آموز اور نصیحت سے بھرپور ہوا کرتی تھیں اور ان میں اصلاحی پہلو جھلکتا تھا۔ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اُن میں اچھائی اور بُرائی کی جنگ دکھائی جاتی تھی اور جیت ہمیشہ اچھائی کی ہوتی تھی۔

کہانیاں سنا بچوں کی ذہنی نشو ونما کے لیے بہت ضروری ہے۔ اتنا ہی ضروری ہے بچوں میں کہانیاں پڑھنے کا شوق پیدا کرنا کیونکہ یہ شوق علم میں وسعت، ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ اور تصوّرات اور خیالات کو تحریر میں ڈھالنے کی صلاحیت پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ ادب سے دلچسپی اور لگاؤ کا باعث یہی کتابیں ہیں جو مستقبل کے ادیب، شاعر اور نقاد پیدا کرتی ہیں۔

اچھی کہانیوں اور نظموں کی اُردو ادب میں کمی نہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے بچوں کے لیے کئی نظمیں لکھیں جو بڑی مقبول ہوئیں اور چند نصاب کا حصہ بھی بنیں، مثلاً 'پہاڑ اور گلہری'، 'جگنو اور بلبل'، بچوں کی دعا' وغیرہ۔ ان میں چھوٹے چھوٹے جانوروں اور پرندوں کے ذریعہ اللہ کی بنائی ہر چھوٹی بڑی چیز کی اہمیت، نیک سلوک اور ایک دوسرے کے کام آنے کی ضرورت کا احساس دلایا گیا ہے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے دادا دادی کا ساتھ کم ہی ملتا ہے۔ والدین بھی کام کاج سے تھکے ہارے آتے ہیں اور بچوں کو زیادہ وقت نہیں دے پاتے ہیں۔ کہانی سننے سنانے کا سلسلہ اختتام پذیر ہے۔ آجکل کی کہانیوں میں یوں بھی کافی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ بیشتر کہانیاں مار دھاڑ سے بھرپور ہوتی ہیں۔ محبت، نیکی، حُسنِ سلوک اور ہمدردی کا پیغام دینے کے بجائے قوت کا غلط استعمال اور بدلہ لینے کی ترغیب زیادہ دیتی ہیں۔ کچھ نئی ٹیکنالوجی کی بھی مہربانیاں ہیں جنھوں نے بچوں میں کہانیوں سے دلچسپی کم اور کمپیوٹر گیمز کی طرف رغبت دلانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیئے ۔

(a) اصلاحی پہلو

(b) پڑھنا لکھنا

(c) علامہ اقبال

(d) نیا دور

(e) تبدیلیاں

[Total: 10]

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیئے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سونا ایک نایاب دھات ہونے کے باوجود دنیا کے ہر خطّہ میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ کہیں کم تو کہیں زیادہ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کرّۂ ارض کا صرف بیس فی صد سونا اب تک نکالا گیا ہے۔ جس میں سے 75 فی صد سونا 1910 کے بعد نکالا گیا۔ موجودہ سونے کا چوتھائی حصہ بینکوں میں اثاثے کی صورت میں محفوظ ہے۔

دنیا بھر میں زیادہ تر سونا جنوبی افریقہ کی کانوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ کانیں بارہ ہزار فٹ کی گہرائی تک جاتی ہیں جہاں درجۂ حرارت لگ بھگ 130 ڈگری فارن ہائٹ تک پہنچ جاتا ہے، صرف ایک اونس سونا نکالنے کے لیے فی آدمی 38 گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں چودہ گیلن پانی، ایک گھر میں دس دن استعمال ہونے والی بجلی، اور کئی معدنیات کی ضرورت پڑتی ہے۔ پانچ سوٹن سونا حاصل کرنے کے لیے سال بھر کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

سونا قدرے نرم دھات ہے اور دباؤ سے مڑسکتا ہے اس لیے زیورات بناتے وقت چاندی یا تانبے کی تھوڑی سی ملاوٹ ضروری ہوتی ہے۔ سونے سے نہ ہی کسی قسم کی الرجی ہوتی ہے نہ ہی اسمیں زنگ لگتا ہے اس لیے یہ سالہا سال محفوظ رہتا ہے۔ خواتین نہ صرف اسکے زیورات پہنتی ہیں بلکہ اسکی پتلی سی ڈور ملبوسات پر کشیدہ کاری میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

پرانے وقتوں میں راجہ مہاراجہ اپنی شان وشوکت کا اظہار سونے کے تخت وتاج اور شاہانہ ملبوسات پر سونے کی کشیدہ کاری سے کیا کرتے تھے۔

زمانۂ قدیم میں یونانی اور 'اِنکا' قبائل اِسے 'سورج دیوتا' کی آنکھوں سے ٹپکا ہوا پانی سمجھتے تھے۔ اُسوقت اِسکی قدر و قیمت مذہبی لحاظ سے اہم تھی۔ لین دین کے لیے استعمال کرنے کا تصور بھی نہ تھا۔

چند سال پہلے تک ایشیائی کھانوں اور مٹھائیوں میں سونے اور چاندی کے ورق کا استعمال عام تھا۔ یورپ میں ایک زمانے میں مشروبات میں سونے کا پتّہ ڈالا جاتا تھا۔ آجکل طِب میں جوڑوں کے علاج میں بھی اِسکا استعمال کیا جاتا ہے۔

2008 سے سونے کی قیمت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ عالمی معیشت کے خراب ہونے کے خدشات نے لوگوں کو نئے کاروبار میں پیسہ لگانے سے باز رکھا۔ اپنی جمع پونجی بچانے کے لیے سونے کی خریداری کی طرف مائل ہوئے۔ یہی وجہ سونے کی قیمت میں اضافے کا سبب بنی۔

www.PapaCambridge.com

...یئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 سونا کِن مقامات پر پایا جاتا ہے اور اِس کے زیادہ تر ذخائر کہاں ہیں؟ [2]

18 سونا نکالنے کے لیے کِن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کیا وسائل درکار ہیں؟ [3]

19 عبارت کے مطابق سونا آرائش میں کس طرح استعمال ہوتا رہا ہے؟ [3]

20 سونا دوسری دھاتوں سے کس طرح بہتر ہے؟ [2]

21 مذہبی حوالے سے اِس کی کیا اہمیت تھی؟ [1]

22 سونا اور کِن طریقوں سے استعمال کیا جاتا تھا؟ [2]

23 سونے کی حالیہ مہنگائی کا کیا سبب ہے؟ [2]

[Total: 15]

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

Passage B

ذیل عبارت کو پڑھیئے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

میڈاغاسکر کرۂ ارض پر چوتھا بڑا جزیرہ اور سینتالیسواں بڑا ملک ہے۔ بحرِ ہند پر واقع یہ جزیرہ 88 میلین سال قابل وجود میں آیا۔ انسانی آبادی نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں قسم کے حیوانات اور نباتات پھولتے پھلتے رہے۔ 350 قبلِ مسیح جنوبی بورنیو سے آئے ہوئے لوگوں نے یہاں سکونت اختیار کی۔ جلد ہی آس پاس کے ممالک سے لوگ آکر آباد ہونے لگے جن میں عرب بھی شامل تھے۔ یہ آبادی نئی جگہ پر سکونت اختیار کرنے والی سب سے بڑی اور آخری آبادی سمجھی جاتی ہے۔

میڈاغاسکر کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ مئی سے اکتوبر تک موسم خشک اور سرد رہتا ہے۔ اکثر و بیشتر آنے والی قدرتی آفات خصوصاً آندھی اور طوفان بڑی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔ جانیں ضائع ہوتی ہیں، گھر تباہ ہوتے ہیں اور ملک کی معیشت کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ 2004 کے ایسے ہی ایک طوفان میں 170 لوگ جان بحق اور 214,260 بے گھر ہوگئے۔

اِس جزیرہ میں آج بھی انواع و اقسام کے حیوانات اور نباتات اِفراط سے پائے جاتے ہیں۔ کچھ پودوں اور جانوروں کی ایسی اقسام ہیں جو دنیا میں اور کہیں نہیں نظر آتی ہیں۔ لیمر (lemur) کی ایک خاص قسم کے علاوہ دنیا کے دو تہائی گرگٹ یہاں پائے جاتے ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا پرندہ جس کی اونچائی 10 فٹ ہوتی تھی صرف اِس جزیرہ پر ہوا کرتا تھا جو آبادی اور شکار میں اضافہ کے سبب اب ناپید ہو چکا ہے۔

اِس جزیرہ کو قدرت نے حُسن سے نوازا ہے۔ جابجا صاف پانی کی جھیلیں ہیں جن میں انواع و اقسام کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی لیے ماہی گیری ایک مقبول پیشہ ہے۔ دوسرا بڑا پیشہ زراعت ہے۔ ہر قسم کی اجناس کے علاوہ الیچی، لونگیں، ونیلا اور کافی بھی دوسرے ملکوں کو فراہم کی جاتی ہیں۔ تیسرا اہم پیشہ سیّاحت ہے۔ اس خوب صورت سرزمین کو دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے بے شمار سیّاح آتے ہیں۔ ملک کی معیشت اور ترقی میں یہ تینوں پیشے بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نیلم اور دوسرے قیمتی پتھروں کے علاوہ تانبا، لوہا، کوئلہ اور تیل بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔

یہاں کے لوگ بہترین کاریگر ہیں۔ ریشم کے ملبوسات کھڈی پر بُننے اور کشیدہ کاری میں مہارت رکھنے کے علاوہ لکڑی پر خوبصورت نقش و نگار بنانے میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ جنگلات کی بہتات ہے۔ کافی لوگوں کی آمدنی کا ذریعہ درخت کاٹنا اور لکڑی فراہم کرنا ہے۔ جہاں یہ روزگار کا ذریعہ ہے وہاں جنگلی حیات کے خاتمہ کا بھی سبب بن رہا ہے۔

© UCLES 2014

www.PapaCambridge.com

یئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 مڈاغاسکر کہاں واقع ہے اور دنیا کے دوسرے جزائر کے مقابلے میں کتنا بڑا یا چھوٹا سمجھا جاتا ہے؟ [2]

25 قدرت کی کِن تباہ کاریوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اُن سے کس طرح نقصان پہنچتا ہے۔؟ [4]

26 دنیا کے سب سے بڑے پرندے میں کیا خاص بات تھی اور وہ کیوں ناپید ہوگیا؟ [3]

27 ملکی معیشت میں کون سے شعبے پیش پیش ہیں؟ [3]

28 یہاں کے لوگ کس وجہ سے ماہر کاریگر سمجھے جاتے ہیں؟ [3]

[Total: 15]

© UCLES 2014

BLANK PAGE

www.PapaCambridge.com

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2014